بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd S. No 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱؍

المصلح

بدھ

۴ رصفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر:- عبد القادر بی - اے

جلد ۶ | ۱۴ راخاء ۱۳۳۲ ھ ش - ۱۴ راکتوبر سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶۴

مبلغ بورنیو مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ مبلغ بورنیو مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک میں سات سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام بورنیو سے کراچی پہونچ گئے۔ بندرگاہ پر آپ کے عزیزوں کے علاوہ جناب شیخ خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی اور عملہ "المصلح" کے بعض ارکان نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ بورنیو سے ۱۴ ستمبر کو روانہ ہوئے تھے، ۱۷ ستمبر کو آپ سنگاپور پہونچے۔ جہاں سترہ روز قیام کرنے کے بعد آپ ۴ اکتوبر کو "دکھوڈیہ" نامی جہاز کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے

آپ ۳ دسمبر ۱۹۴۶ء کو تبلیغ حق کے سلسلہ میں قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ اس عرصہ میں آپ کو سنگاپور، انڈونیشیا، بورنیو میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کراچی میں تین روز قیام کرنے کے بعد ربوہ تشریف لے جائیں گے۔

اٹلی نے مجوزہ چار طاقتی کانفرنس میں شرکت مشروط طور پر منظور کر لی

یوگوسلاویہ کی طرف سے اٹلی کے خلاف اقوام متحدہ سے احتجاج

روم ۱۳ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ نے ٹریسٹ کے مسئلہ کے متعلق چار طاقتوں کی کانفرنس کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے۔ اٹلی نے اس میں شریک ہونے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ ٹریسٹ کے اے زون کو اٹلی کے حوالے کرنے کی اینگلو امریکی تجویز اس کانفرنس میں زیر بحث نہ لائی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ مجوزہ چار طاقتی کانفرنس کے حق میں ہیں۔ البتہ انہوں نے پھر اپنے اس فیصلے کا اعلان کیا ہے کہ ٹریسٹ کے اے زون کو بہر حال اٹلی کے حوالے کر دیا جائے گا

ادھر یوگوسلاویہ نے سولہ سو الفاظ پر مشتمل ایک احتجاجی مراسلہ اقوام متحدہ کو بھیجا ہے۔ جس میں اٹلی پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ یوگوسلاویہ کی حدود میں متواتر مداخلت کر رہا ہے۔ اور اس کی حرکات امن کے لئے ایک خطرہ ہے۔

یوگوسلاویہ نے برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ براہ راست گفت و شنید کی تجویز پیش کر دی

ٹریسٹ کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے حالیہ فیصلے کے خلاف روس کا احتجاج

بلغراد ۱۳ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ نے ٹریسٹ کے مستقبل کے بارے میں برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ براہ راست گفت و شنید کی تجویز پیش کی ہے۔ نیز کہا ہے۔ کہ اس گفت و شنید میں اٹلی کو بھی شامل کیا جائے۔ اس تجویز کے بارے میں ابھی مغربی طاقتوں کے رد عمل کا علم نہیں ہو سکا۔

ماسکو ریڈیو کی اطلاع کے مطابق روس نے ٹریسٹ کا "اے" زون اٹلی کے حوالے کرنے کے خلاف امریکہ اور برطانیہ سے احتجاج کیا ہے۔ کل ماسکو کے امریکی اور برطانوی سفارت خانوں کو روس کے محکمہ خارجہ کی طرف سے ایک ہی مضمون کے مراسلے بھیجے گئے۔ جس میں برطانیہ اور امریکہ کے فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے ٹریسٹ کے آزاد علاقے کے سرحدی ملکوں میں اختلافات اور بڑھ جائیں گے۔ ادھر بلغراد میں امریکی اور برطانوی سفارت خانوں پر جو حملے ہوئے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں نے ان کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ اس احتجاج کے جواب میں یوگوسلاویہ کی حکومت نے معذرت کرتے ہوئے یقین دلایا ہے۔ کہ تمام غیر ملکی باشندوں کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی۔ چنانچہ اس سلسلے میں ضروری اقدامات کر دیئے گئے ہیں۔ کل یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ نے امریکہ کے امور خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جان فاسٹر ڈلس سے بات چیت کی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ بات چیت بہت کامیاب رہی ہے۔ اس سلسلے میں مزید ملاقاتوں کا بھی امکان ہے۔

مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں پر بحث

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ آج مجلس دستور ساز نے تین دن کے وقفے کے بعد پھر بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنا شروع کیا۔

مسلم لیگ پارٹی کے متعدد ممبروں نے بحث میں حصہ لیا۔ اور مختلف تجاویز پیش کیں۔ مسٹر احمد جعفر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ متروکہ جائیدادوں کے مسئلہ کا کوئی حل رپورٹ میں پیش نہیں کیا گیا۔ حالانکہ لاکھوں مہاجرین کا مفاد اس مسئلے سے وابستہ ہے۔ آپ نے جونا گڑھ اور منگرول کی ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ان ریاستوں کی پاکستان میں شمولیت قانونی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے دستور میں ان کا ذکر کرنا بھی ضروری تھا۔ لیکن انہیں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

مفیض الدین احمد نے اپنی تقریر میں کہا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ پارلیمانی طرز حکومت میں اسلامی دستور کی گنجائش نہیں ہے۔ تاریخ میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ عوام نے براہ راست حکومت میں حصہ لیا

امریکہ نے شمالی کوریا کی تجویز منظور کر لی

یونان ۱۳ اکتوبر۔ شمالی کوریا نے تجویز پیش کی تھی کہ سیاسی کانفرنس سے قبل پن من جوم میں طرفین کے نمائندوں کی ایک ابتدائی کانفرنس منعقد کی جائے۔ امریکہ نے یہ تجویز منظور کر لی ہے چنانچہ عنقریب امریکہ کا ایک نمائندہ پن منجوم میں شمالی کوریا کے نمائندے سے بات چیت کر کے سیاسی کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ اور مقام کے بارے میں ان کی رائے معلوم کرے گا۔ نیز یہ امر بھی زیر بحث آئے گا۔ کہ سیاسی کانفرنس میں کون کون شریک ہو۔ جن ۱۶ ملکوں نے کوریا کی جنگ میں حصہ لیا تھا ان کے نمائندوں کا کل ایک اجلاس ہوا جس میں امریکہ کو اس غرض کے لئے ایک نمائندہ بھیجنے کا اختیار دیا گیا۔

دو انڈونیشی صحافیوں کی آمد

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ انڈونیشیا کے دو ایڈیٹر پاکستان کے چار روزہ دورے پر کل یہاں پہونچے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مسٹر کوٹی عزیز ایڈیٹر "سورابایا پوسٹ" اور مسٹر محمد رضوان ایڈیٹر روزنامہ "بینارنگن" وہ ٹھٹھہ اور کوٹری بیراج بھی دیکھنے جائیں گے۔

امریکی فوج یونان میں ہوائی اڈے استعمال کر سکے گی

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ کل ایتھنز میں امریکہ اور یونان کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کی رو سے امریکہ شمالی اوقیانوس کے دفاعی انتظامات کے تحت یونان میں بعض ہوائی اور بحری اڈے استعمال کر سکے گا معاہدے میں ان اڈوں کی تعداد کے متعلق کوئی صراحت نہیں کی گئی ہے۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل کا عزم سپین

قاہرہ ۱۳ اکتوبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر احمد الشکری جنرل فرانکو کی کابینہ کے ممبران سے گفت و شنید کرنے کے لئے سپین روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کل ایک بیان میں بتایا میرے دورہ سپین کا مقصد یہ ہے کہ عرب ملکوں اور اسپین کے درمیان اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنایا جائے۔

ابراہیم فراغ کی سزائے قید میں کمی

قاہرہ ۱۳ اکتوبر۔ کل مصر کی انقلابی عدالت نے وفد کابینہ کے سابق وزیر ابراہیم فراغ کی سزائے قید کم کر کے پندرہ سال کر دی۔ انہیں عدالت نے پہلے عمر قید با مشقت کی سزا دی تھی۔

پنجاب اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کا موسم خزاں کا اجلاس جو اس ماہ کی ۲۶ تاریخ سے شروع ہونے والا تھا۔ مجلس دستور ساز کے مسلسل اجلاس کی وجہ سے ۳۰ نومبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ آج پنڈت نہرو نے کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کے پانچویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کیا۔ کمیٹی میں ۱۶ ممالک کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ پاکستانی وفد کی قیادت چوہدری محمد علی وزیر خزانہ کر رہے ہیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۴ اخاء ھ ۱۳۳۲

"طلوعِ اسلام" کا تبصرہ

ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ اور اس کا تعلق اس گروہ سے ہے جو احادیث نبوی کو اسلام میں کسی طرح کا مقام دینے کے روادار نہیں اور جن کا انکار حدیث میں مبالغہ کی، انتہائی حدود تک پہونچ چکا ہے۔ اور جو یہ خیال خود یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کو اسکے نزول کے تمام پس منظر اور آج تک کے آنے والے علمائے حق کی تفقہ، افہام و تفہیم سے بالکل الگ کرکے سمجھنا چاہیئے:

ہم یہاں ان کے اس انوکھے نظریہ کے متعلق کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ان کے ترجمان مذکورہ بالا ماہنامہ "طلوع اسلام" کے اکتوبر ۱۹۵۳ء کے شمارہ میں جو "نقد و نظر" کے زیر عنوان چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ایک مطبوعہ خط کے متعلق جو چوہدری صاحب نے اپنے ایک عزیز کے نام مدت ہوئی لکھا تھا ایک تبصرہ شائع ہوا ہے۔ صرف اس تبصرہ کا طائرانہ نظر سے جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ بعض لوگ حق کے درخشندہ چہرہ کو کس طرح اپنے سوفسطائی دلائل کے گرد و غبار سے ڈھانپ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ذیل میں ہم تبصرہ مذکورہ بالا سے ایک طویل اقتباس بجنسہ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ تبصرہ کا انداز معلوم ہو جائے۔ اور پھر انشاء اللہ ہم طلوع اسلام کے اس شمارہ سے انہی کے الفاظ میں ان چند اعتراض کا جواب عرض کریں گے۔ جو چوہدری صاحب کے علم و عقل و فکر و نظر پر ان کی طرف سے نہایت جسارت سے فرمایا گیا ہے۔ تبصرہ نویس فرماتے ہیں:-

"یہ خیال اکثر دہرایا جاتا ہے (اور ہم سے بھی اس کے متعلق اکثر پوچھا جاتا ہے) کہ احمدی (مرزائی) جماعت میں ایسے ایسے لکھے پڑھے لوگ موجود ہیں۔ اگر یہ سلسلہ ایسا ہی خلاف اسلام اور باطل پر مبنی ہے۔ تو اس قدر تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ اس میں کیوں شامل ہیں؟ اس "تعلیم یافتہ سمجھدار طبقہ" میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ کیا چوہدری صاحب جیسے بین الاقوامی شہرت رکھنے والے انسان کی سمجھ میں بھی یہ بات نہیں آسکی۔ کہ "احمدیت" باطل کا مسلک ہے؟

اس سوال کا ایک جواب تو بالکل صاف ہے کہ اگر کسی کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار ہونے سے یہ لازم آجاتا ہے کہ وہ مذہب کے حقائق کو بھی پرکھ سکے۔ اور کسی کی بین الاقوامی شہرت اس کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ حق و باطل میں تمیز کر سکے تو مہاتما گاندھی کو کبھی ہندو دھرم جیسے فرسودہ مذہب کا پیرو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو کو کبھی خدا کا منکر نہیں ہونا چاہیئے۔ اس سے بھی آگے بڑھیئے تو چرچل کو کبھی عیسائیت جیسے اوہام پرست مذہب کا پیرو اور سٹالن کو کھلا ہوا ملحد نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ ان سب کو اسلام کا پیرو ہونا چاہیئے تھا کہا جا سکتا ہے کہ انہیں اسلام کے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا۔ اس لئے یہ اسے قبول نہیں کر سکے۔ لیکن ان ہزارہا مستشرقین کے متعلق آپ کیا کہیں گے۔ جنہوں نے اپنی ساری عمر اسلام کے مطالعہ میں صرف کر دی۔ اور غیر مسلم جیئے اور غیر مسلم ہی مرے۔ اسلام کو بھی چھوڑیئے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے کونسی افلاطون کی عقل کی ضرورت ہے کہ گائے ایک جانور ہے باقی جانوروں جیسا جانور۔ اور پتھر کی مورتی خود انسان کی بنائی ہوئی بے جان بے مقدرت مورتی ہوتی ہے۔ لیکن گاندھی جیسے بین الاقوامی شہرت کے سمجھدار لیڈر اور رادھا کرشن جیسے بین الاقوامی شہرت کے فلاسفر گائے اور مورتیوں کی پرستش کرتے تھے اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ ان کا علم اور ان کی عقل جو دوسرے شعبوں میں انہیں ایسی ایسی باریک باتیں سمجھا دیتے ہیں۔ انہیں اتنی سی بات بھی نہیں بتا سکتے کہ انسان کو جانوروں اور پتھر کی مورتیوں کے سامنے نہیں جھکنا چاہیئے۔ لہٰذا یہ تو کوئی دلیل نہیں کہ فلاں شخص تعلیم یافتہ ہے اور بین الاقوامی شہرت کا مالک۔ اسلئے وہ جس مذہب و مسلک کا پیرو ہے اسے بھی لازماً سچا ہونا چاہیئے۔ کوئی شخص تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ۔ بین الاقوامی شہرت کا حامل ہو یا مجہول الحال۔ دیکھنے کی بات یہ ہوگی۔ کہ جو کچھ وہ مانتا اور کہتا ہے۔ اس کے پاس اس کی دلیل اور سند کیا ہے۔ اگر اس کی دلیل محکم اور اس کی سند معتبر ہے۔ تو اس کا دعوےٰ اور مسلک برحق ہے (خواہ وہ مجہول الحال اور غیر تعلیم یافتہ ہی کیوں نہ ہو) لیکن اگر اس کی دلیل کمزور اور سند غیر معتبر ہے۔ تو اس کا دعوےٰ باطل اور مسلک گمراہ کن ہے (خواہ وہ کتنا ہی تعلیم یافتہ اور بین الاقوامی شہرت کا مالک کیوں نہ ہو۔

جب ہم سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق خصوصیت سے پوچھا جاتا۔ تو ہم جواب میں کہتے کہ خود یہ حقیقت کہ چوہدری صاحب "احمدیت" جیسے کمزور مسلک کے متبع ہیں۔ اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ قرآن کے متعلق ان کا علم بھی (زیادہ سے زیادہ) ویسا اور اتنا ہی ہے۔ جیسا اور جتنا علم خود مرزا صاحب کا تھا"

جہاں تک آپ کے اس اصول کا تعلق ہے کہ کسی شخص کا تعلیم یافتہ ہونا اور بین الاقوامی شہرت کا مالک ہونا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کا عقیدہ بھی صحیح ہے۔ ہم تبصرہ نویس سے سو فیصدی متفق ہیں۔ اور ان کے دلائل کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ مگر فاضل تبصرہ نگار صاحب نے اپنے استدلال کے آخری حصہ میں جو انداز بیان اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت سوقیانہ ہونے کے علاوہ ایک ایسے مفروضہ پر ہے۔ جس کو سوائے فقرہ بازی کی ایک قسم کے اور کچھ نام نہیں دیا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کا پورے طور پر جائزہ لینے کے بغیر چھٹتے ہی حضور کے وسعت علم کے متعلق غیر ذمہ دارانہ اظہار رائے کر دینا کسی محقق کا کام نہیں ہو سکتا۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے جو بغیر دلیل کے محض کسی پر کیچڑ اچھالنے کے لئے فقرہ بازی کی پناہ لیا کرتے ہیں۔ اور ناظرین کے دماغوں میں تحقیق سے پہلے ہی جانبدارانہ ذہنیت پرورش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

چنانچہ تبصرہ نگار صاحب چوہدری صاحب کے مکتوب پر تبصرہ کی ابتدا ان الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"یہ پمفلٹ ایک خط پر مشتمل ہے جسے چوہدری صاحب نے (۱۹۳۹ء) میں اپنے کسی عزیز کے نام لکھا تھا۔ اس کا بیشتر حصہ اسلام کی عمومی تعلیم سے متعلق ہے۔ اور "احمدیت" کے متعلق جستہ جستہ مقامات پر سرسری سا ذکر آگیا ہے۔ جہاں تک اسلام کی عمومی تعلیم کا تعلق ہے اس میں نہ کوئی وسعت ہے نہ گہرائی وہی مولویانہ اسلام جسے عام طور پر وعظوں میں دہرایا جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ مالک یوم الدین ہے.... جرم پر چاہے تو مناسب سزا دے اور چاہے تو بخش دے۔ وہ پابند نہیں کہ جرم کی ضرور سزا دے یا پوری سزا دے" (صـ۲۵)

وہ اپنے فرمانبردار اور مسکین اور رفروتن بندوں کے ساتھ بڑھ چڑھ کر سلوک کرتا ہے (صـ۲۹) وغیرہ وغیرہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص (اور کوئی گروہ) علم و عقل اور فکر و نظر میں اس شخص سے اونچا نہیں جا سکتا۔ جسے اس نے اپنا مذہبی پیشوا تسلیم کر لیا ہو۔ اس کے نزدیک اس سے اونچا جانا تو ایک طرف اس کے ہمدوش چلنے کا تصور بھی اسے مرتد اور راندہ درگاہ بنا دیتا ہے۔ حتےٰ کہ اور اک حقائق تو ایک طرف) وہ اسلوب نگارش اور انداز بیان میں بھی اپنے پیشوا سے بہتر ہونے کا تصور نہیں کر سکتا (یہی وجہ ہے کہ مرزائی لٹریچر میں حسن ذوق اور لطافت خیال کا شائبہ تک نظر نہیں آئے گا۔ حتیٰ کہ شعر کے انتخاب میں بھی ان کا معیار مرزا صاحب کے ذوق اور معیار سے بلند نہیں ہوگا۔ چنانچہ خود چوہدری صاحب بھی اپنے خط میں اگر کہیں کوئی شعر نقل کرتے ہیں تو اس قسم کا کہ

عادت ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں

دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو"

ابتدا ہی میں تبصرہ نگار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و عقل اور فکر و نظر کے متعلق بلا دلیل مفروضہ کی بناء پر جو بے بنیاد عمارت تعمیر کی ہے۔ اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ قارئین کو شروع ہی میں حضور اقدس اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے خلاف برانگیختہ کر لیا جائے۔ تاکہ اس سازگار ماحول میں بعد میں جو رطب و یابس کہا جائے۔ اس کو قارئین فوراً تسلیم کرتے چلے جائیں۔

قطع نظر اس سے آپ نے چوہدری صاحب کے انداز تحریر پر جو اعتراض کیا ہے وہ اتنا بودا ہے کہ خود "طلوع اسلام" نے ایک دوسری جگہ اس کی خود تردید فرمائی ہے۔ جو ابھی ہم ناظرین کے سامنے پیش کریں گے۔

تبصرہ نگار نے جوش مخالفت میں اس بات کو بھی بالکل نظر انداز کر دیا ہے کہ چوہدری صاحب نے یہ مکتوب ایک عزیز کو دین کی ابتدائی تعلیم کے لئے نہایت سادہ عبارت میں لکھا ہے۔ اور تبصرہ نگار کی طرح اسلوب نگارش اور انداز بیان کی قلعیوں کے اظہار کے لئے نہیں لکھا۔ اور پھر انہوں نے اس بات کو بھی فراموش کر دیا ہے کہ دین کی باتیں شاعری کی

(باقی دیکھیں صـ۸ پر)

ملفوظات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت اور توبہ کی حقیقت

بیعت:۔ "بیعت میں جاننا چاہیئے۔ کہ کیا فائدہ ہے۔ اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو۔ تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کئی قسم کا مال و اسباب رکھتا ہے۔ مثلاً روپیہ پیسہ۔ کوڑی۔ لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے۔ اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لیے۔ وہ سامان نہ کرے گا۔ جو پیسہ اور روپیہ کے لیے اسے کرنا پڑے گا۔ اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہو۔ اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ یہ اس حالت کا نام ہے۔ کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہے۔ تو توبہ کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گذرتا ہے۔ اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے۔ تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ اور سب چیزوں کو مثل چارپائی۔ فرش و ہمسائے وہ گلیاں کوچے۔ بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے۔ یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں۔ اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیا نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے۔ اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔ اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کا نعم البدل عطا نہ فرماوے۔ نہیں مارتا۔ ان اللہ یحب التوابین میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بیکس ہو جاتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے۔ اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم۔ کہ باپ تو گناہ نہ بخشتے اور بیٹا جان دیکر بخشوا دے۔ بڑی بے وقوفی ہے۔ کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق عادات کی ہوا کرتی ہے۔ دگر یہاں نوبالکل متضاد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا۔ تو انسان کا ایک دم گزارا نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اس کے لیے مفید بنائیں۔ تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

توبہ کی حقیقت:۔ گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے۔ اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا خجالت۔ توبہ۔ پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے۔ تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے۔ کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا۔ تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا۔ اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے۔ تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا۔ جو اس پر راضی ہو جاوے۔ اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے۔ وہ آخر اسے چھوڑ یگا۔

اعمل ما شئت فقد غفرت لک کے معنے	حدیث میں آیا ہے۔ کہ جب انسان بار

بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے۔ تو آخرکار خدا کہہ دیتا ہے۔ کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا۔ اور اب گناہ اسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے۔ اسی طرح وہ انسان بھی گناہ کی حرص نہیں کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے۔ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں۔ جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے۔ کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے۔ اور سمجھا دیا ہے۔ کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔"

(ملفوظات)

اعلیٰ درجے کا معیارِ تنظیم

تاریخ عالم کا جوں جوں علم ترقی کرتا جاتا ہے۔ دنیا کو معلوم ہوتا جا رہا ہے۔ کہ کوئی قوم معراج ترقی نہیں پا سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے افراد کی تنظیم مکمل نہیں کر لیتی۔ تنظیم کا سلسلہ اور اسکی خواہش اور اس کی ضرورت ہر زمانہ میں رہی۔ اور ہر زمانہ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ دنیا کا ابتدا میں آسمانی قوانین پر ہی دارومدار حکومت تھا۔ اور وہ قوانین انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے دنیا کو ملتے تھے۔

اعلیٰ درجہ کا معیارِ تنظیم

پہلا کام جو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے ذریعہ سے انسان کو سکھایا۔ وہ توحید پر قائم ہونا ہے۔ یہ سب سے اعلیٰ درجہ کا معیارِ تنظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی توحید کا گر ہے۔ اور جو اعلیٰ تنظیم کسی نبی کے گروہ میں ملتی ہے۔ وہ دنیوی حکومتوں اور دنیوی لیڈروں کے کارناموں میں نظر نہیں آتی۔

انبیاء کی پیدا کردہ تنظیم کے نتائج

انبیاء علیہم السلام کی پیدا کردہ تنظیم کا بلند پایہ کیوں ہوتا ہے؟ صرف اس لیے کہ وہ انسان کے قلوب کو ایمان باللہ کے ذریعہ نفسانیت کے ہر زنگ سے پاک کر دیتے ہیں۔ اور خدا کی محبت انہیں انسانی ہمدردی کا سبق بھی پڑھا دیتی ہے۔ اس لیے وہ آپس میں ایک دوسرے کو اس قدر عزیز رکھتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے میں بڑھ بڑھ کر حریص ہوتے ہیں۔ پس چونکہ ان کے قلوب میں سوائے ایک ہی مقصد کے یعنی نور نبوت کو دنیا میں ہر جگہ پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کے دوسرا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ اس لیے ان کے دل شقاق و نفاق سے ناآشنا ہو جاتے ہیں۔ اور اس لیے جو کوئی بھی ان پر حکمران مقرر ہوتا ہے۔ اس کی کامل اطاعت کر کے یکجہتی کا ظاہری نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور محبت الٰہی کے سبب سے ان کے دل میں ایک ہی موج عشق اور ایک ہی برقی لہر ہوتی ہے۔ اسی لیے وہ نصرت الٰہی کا کامل یقین رکھنے سے کسی حال میں بھی بے دل اور مایوس نہیں ہوتے۔ یہی وہ جسمانی اور روحانی طاقت ہوتی ہے۔ کہ جس کے کرشمے دنیا کی تاریخ کے صفحات کو مرقع حیرت بنا دیتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قائم کردہ تنظیم

دیکھیئے، عیسائی مورخ باوجود اس کے کہ ان کا مدعا اپنی تاریخ نویسی سے اسلام کو دنیا سے مٹانا ہے۔ لیکن اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اعتراضات کرتے ہوئے یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ایسے رفیق و جانباز صحابہؓ کسی نبی کو اس سے پیشتر نصیب نہیں ہوئے۔ اور یہ وہ حقیقت ہے۔ کہ جس سے انکار محال دیکھ کر عیسائی مورخوں کو اقبال کرنا پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ تو ایسے وہ لوگ تھے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں کے مقابلہ کے وقت کہنے لگے:۔

قالوا یاموسیٰ انا لن ندخلها ابدًا ما داموا فیها فاذهب انت وربک فقاتلا انا ههنا قاعدون

(مائدہ رکوع ۴)

انہوں نے کہا۔ اے موسیٰ ہم کبھی اس میں داخل نہ ہوں گے۔ جب تک اس میں وہ رہتے ہیں (قوم جبارین) پس تو اور تیرا رب جا ہو کہ اور تم دونوں لڑو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ اس نافرمانی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ تنظیم ٹوٹ گئی۔ جس نے فرعون جیسے جبار بادشاہ سے بنی اسرائیل کی اب سے پہلے بہت ہی ذلیل قومی حالت میں ان کو نجات دلوادی تھی۔ اور تمام صعوبات سفر طے کرا کر ان کو بیت المقدس کے قریب پہنچا دیا تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے اپنی علیحدگی کی دعا کی۔ اور اسی میدان (وادی سینا) میں وفات پائی۔ چالیس سال بنی اسرائیل تباہ و خستہ حال رہے۔ اور پھر ایک نبی ہی کے ذریعہ عہد اطاعت استوار کیا۔ اور منزل مقصود کو پہنچے۔

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے کارنامے انجیل بتاتی ہے۔ پطرس جیسے خاص ساتھی نے دشمنوں کے نرغے میں حضرت مسیح کی رفاقت تو درکنار شناخت سے بھی انکار کر دیا۔ اسی طرح یہودا اسکریوطی نے چند پیسوں کی خاطر مخبری کر کے آپ کو گرفتار کرا دیا۔ حالانکہ اول کے حق میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے جنت کی کنجیاں اس کے ہاتھ میں دینے کا قول انجیل نے منسوب کیا ہے۔ اور دوسرے کو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی تھیں۔

صحابہؓ کی روح اطاعت

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ رضی میں سے انصار سے صرف مدینہ شہر کی حفاظت کا عہد لیا تھا۔ لیکن جب بدر کبریٰ کی جنگ کے لئے مدینہ سے باہر جانا پڑا۔ تو انصار نے جو روح اطاعت دکھائی ہے۔ وہ یہ تھی۔ کہ سعد بن معاذؓ نے منجانب انصار کھڑے ہو کر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ذریعہ خدا کو پایا۔ آپ پر ہمارا ایمان ہے۔ کہ آپ رسول اللہ ہیں۔ ہم موسیٰؑ کی امت کی طرح نافرمان نہیں ہیں۔ اور وہی آیت پڑھی جو اوپر نقل کی گئی ہے۔ ہم ہر جگہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ آپ کے داہنے لڑیں گے۔ اور آپ کے بائیں لڑیں گے۔ آگے لڑیں گے اور پیچھے لڑیں گے۔ پس جس قدر روح اطاعت کسی نبی کی قوم میں مستحکم و استوار ہوتی ہے۔ اسی قدر زیادہ تنظیم اعلیٰ پیمانہ کی ہوتی ہے۔ اور اسی قدر زیادہ بلند

جیرت ناک کارنامے فتحمندی اور شاندار کامیابی کے پیچھے یادگار رہتے ہیں۔

جماعت احمدیہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں سے ہونے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی دعویدار ہے۔ اور جسے اس زمانہ کے مامور کے ذریعہ سے دین کو سیکھنے اور سکھانے کی توفیق ملی ہے۔ اسے غور کرنا چاہیئے۔ کہ آیا اس کا معیار تنظیم واقعی سچے مسلمانوں جیسا ہے۔ اور اس میں وہی روح اطاعت موجود ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں پیدا فرمائی تھی؟

ربوہ میں مزید رہائشی قطعات - قیمتوں میں تخفیف

(۱) احباب کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ کے مختلف محلوں میں بامو قعہ رہائشی قطعات نکلے ہیں۔ ہر محلہ میں موقعہ کے لحاظ سے مناسب نرخ مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت قیمتوں میں معتد بہ کمی کر دی گئی ہے۔ خواہشمند احباب بذریعہ خط و کتابت تفصیلات معلوم فرمائیں یا خود تشریف لا کر موقعہ محل دیکھ کر قطعہ پسند فرمالیں۔ قیمت یکمشت وصول کی جائے گی۔

(۲) جن دوستوں نے ان قطعات کی امید میں پیشگی رقوم پہلے نرخ پر جمع کرائی تھیں۔ ان کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ادا کردہ رقم کے لحاظ سے حساب کر کے مزید زمین لے لیں۔ اور چاہیں تو زائد رقم واپس لے لیں۔

(۳) جو دوست باہر کے محلوں سے اندر کے محلوں میں اپنی زمین تبدیل کرنی چاہیں۔ وہ بھی اپنی ادا کردہ قیمت اور نئے قطعات کی قیمت کا فرق ادا کر کے تبادلہ کر سکتے ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) کوئی شخص جس نے ربوہ میں زمین حاصل کی ہے۔ یا آئندہ کرے مجاز نہ ہوگا کہ اس زمین کو کسی دوسرے شخص کے پاس بیع یا رہن۔ ہبہ یا کسی اور طریق سے بغیر تحریری منظوری ناظر امور عامہ انتقال کرے۔

(۲) اسی طرح زمین پر جو عمارت تعمیر ہوئی ہے یا آئندہ تعمیر ہو اس کی بھی آئندہ کسی دوسرے شخص کے پاس ہر قسم کے انتقال میں مذکورہ بالا منظوری لازمی ہوگی۔

(۳) اس زمین اور اس پر تعمیر شدہ عمارت کو کرایہ پر دینے کے متعلق بھی یہی شرائط ہیں کہ بلا تحریری منظوری ناظر امور عامہ اس عمارت کو کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر نہ دیوے۔ کرایہ دار کا معاملہ مشغل کرنے فیصلہ لینے کی ذمہ داری مقاطعہ گیر پر ہوگی۔

ہر صورت میں عملدرآمد فیصلہ کے بعد ہوگا۔ نیز ہر منظوری عمل در آمد درست نہ ہوگا۔ علاوہ اس کے ضروری ہوگا کہ مقاطعہ گیر کوئی عمارت کرایہ پر دینے سے پہلے دیکھ لے کہ جس شخص کو وہ عمارت کرایہ پر دے رہا ہے۔ اس کے پاس نظارت امور عامہ کا ربوہ میں رہائش رکھنے کا تحریری اجازت نامہ ہے۔ جو کہ درخواست کرنے پر نظارت سے مل سکتا ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کے متعلق

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں۔ خود وعدے لکھوائیں۔ اور جو لوگ اس میں شامل نہیں۔ یا جو لوگ مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے۔ یعنی اُن کے برسر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے اُن کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا۔ یا جن لوگوں نے پورے طور پر حصہ نہ لیا تھا۔ اُن سے وعدے لکھوائیں اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں۔"

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

ہمارا سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اس مہینہ کی ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ تاریخ کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مجالس کو بذریعہ خط "رسالہ خالد" اور روزنامہ المصلح اجتماع کے بارہ میں تفصیلات سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ امید ہے۔ جملہ مجالس اور خدام اس بارہ میں پوری تیاری کر کے اپنے اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"مسلمات اٹل ہیں جس طرح متقدمین کی غلطیوں کی اصلاح بعد کے حکماء نے کی ہے۔ اسی طرح قرین قیاس ہے کہ ہماری غلطیاں آئندہ آنے والی نسلوں کے حکماء نکالیں گے۔ اور علوم کو ترقی کے مدارج پر پہنچا دیں گے۔ میرا ایمان ہے کہ طب اور سائنس قرآن کریم کے تابع ہیں۔ اسی اصول کو مدنظر رکھ کر اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے۔

احکام اسلام کا فلسفہ

شرعی مسائل کی تائید طب اور سائنس سے

(از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب)

ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اسلام کے سب احکام اپنے اندر باریک فلاسفی اور حکمت رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس دعویٰ کے ثبوت میں عاجز نے ریویو میں ایک سلسلہ مضامین عرصہ ہوا لکھا تھا جس میں شریعت کے مختلف احکام کی حکمت اور فلاسفی وقتاً فوقتاً بیان کی گئی تھی۔ آج سے تیرہ سو برس پہلے جب یہ احکام اس عظیم الشان انسان پر جو امی تھا (اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار برکتیں اور رحمتیں اس پر نازل ہوں) نازل ہوئے تو اس وقت ان پر حکمت مسائل کے فوائد اور ان کی تائید میں عقلی دلائل کوئی نہ جانتا تھا۔ مگر موجودہ علوم طب و سائنس اور علم النفس کی تحقیقاتوں نے ان احکام کا فلسفہ اور حکمت بخوبی واضح کر دی ہے اور آئندہ بھی قیامت تک یہ اسرار کھلتے رہیں گے۔

چونکہ آج کل نئی روشنی کے دلدادہ مغربی فلسفہ اور طب کی بات کو الہامی کلام سے زیادہ وقعت دیتے ہیں۔ اس لئے اس امر کی ضرورت پڑی۔ کہ عقلی دلائل اور سائنٹیفک ثبوت بہم پہنچائے جائیں۔ ورنہ قرآن کریم تو ایسی فطرت کے مطابق تعلیم دیتا ہے کہ میرے نزدیک ایک سلیم الفطرت شخص کو اس کے ماننے کے لئے کسی دلیل کی حاجت نہیں رہتی لیں مخالفین پر اتمام حجت کے لئے ان دلائل کی ضرورت پڑی۔ ورنہ قرآن کریم اپنی صداقت کے اظہار کے لئے طب اور سائنس کا محتاج نہیں۔ کیونکہ جو قرآن کریم کو نہیں مانتا۔ اس کے لئے یہ کوئی دلیل نہیں۔ کہ قرآن کریم یوں کہتا ہے۔ اسے منوانے کیلئے احکام کی تائید میں ثبوت بہم پہنچانا ضروری ہے اس کے علاوہ ماننے والوں کو ان مضامین سے یہ فائدہ ہوگا کہ جب دلیل مل جائے گی۔ تو ان احکام پر عمل کرنے سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسا مادہ رکھا ہے۔ کہ جب انسان کسی چیز کو استعمال کر رہا ہو اور ساتھ ساتھ اس کا فائدہ بھی سوچتا جائے۔ تو اسے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ سینڈو کی ورزشوں میں یہ ایک بہت بڑا اصول ہے۔ کہ ورزش کرتے وقت اگر یہ بھی خیال رکھو۔ کہ ہمارے پٹھے سخت اور مضبوط ہو رہے ہیں۔ تو اس طرح دوگنا فائدہ ہوتا ہے۔ یہی حال شرعی مسائل پر عمل کرنے کا ہے۔

موجودہ علوم طب اور فلسفہ وغیرہ ابھی اپنی انتہائی ترقی کو نہیں پہنچے اس لئے ہم فی الحال شریعت کی ہر بات کے متعلق کیوں کا جواب نہیں دے سکتے۔ ان علوم کی رو سے بعض فروعی مسائل کا فلسفہ بتانا شائد مشکل ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک اصول پہلے قائم کیا جائے۔ جس کے ماتحت اسلامی احکام کا فلسفہ بیان کیا جائے۔ چنانچہ یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اصول ان باتوں کے سمجھنے کے متعلق عرض کر دیتا ہے۔ تاکہ ہمارے لئے ہدایت کا موجب ہو۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اگر طب اور سائنس کی بات شریعت کی تائید کرے تو طب ٹھیک کہتی ہے۔ اور اگر وہ مخالف پڑے تو طب غلط ہے۔ اور شریعت کا حکم درست ہے۔ شریعت کا علم یقینی ہے ۔ ۔ ۔ اور طب وغیرہ کا علم ظنی ہے۔ اس لئے شریعت غلطی نہیں کر سکتی اور طب غلطی کر سکتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک عالم الغیب ہستی اور یہ ایک مخلوق ناقص عقل والے انسان کا مجوزہ ہے۔

اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیاوی علوم دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ پرانی تھیوری بدل جاتی ہے۔ اور نئے اصول قائم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ جب سائنس کی بات شریعت کے خلاف معلوم ہو تو صبر سے کام لیں۔ اور مخالفین کو کہہ دیں کہ ذرا ٹھہر و کل ہی تمہاری یہ مایہ ناز تھیوری بدل جائے گی۔ اور ایک نئی تھیوری اسلام کی تائید میں نکل آئے گی۔ چنانچہ ایسا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کئی احکام جن کی پہلے مخالفت کی جاتی تھی اور جنہیں لغو کہا جاتا تھا اب زمانہ کی ترقی کے ساتھ مفید اور پر از حکمت ثابت ہو گئے ہیں۔

ہماری عقل محدود ہے اس لئے صرف عقل اور مشاہدہ پر بھروسہ کرنا غلطی ہے۔ یاد رکھو کہ الہام کی روشنی کے بغیر عقل اندھی ہے۔ اس لئے اگر کوئی طبی یا سائنٹیفک دلیل شریعت کی تائید میں مل جائے۔ تو بہتر ورنہ صبر سے کام لو اور نئی تحقیقات کا انتظار کرو۔ ترقی علوم کے ساتھ سب حقیقت واضح ہو جائے گی۔ مجھ کو خدا کے فضل سے یقین ہے کہ وہ دن قریب ہے کہ ہم شریعت کے ہر مسئلہ کے متعلق آپ لوگوں کو عقلی اور طبی دلائل دے سکیں گے اور "کیوں" کا کافی و شافی جواب دے سکیں گے۔

مجھے خود طب اور سائنس کی بات پر بہت کم اعتماد ہوتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ہر سال نئی تھیوری نکل آتی ہے۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ پہلے یہ خیال تھا کہ ملیریا بخار گندی ہوا سے ہوتا ہے مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس کا باعث مچھر ہے۔ پھر بنگال کے بخار (کالا ازار) کے متعلق سب حکماء یہ مانتے تھے۔ کہ اس کا باعث ایک جرم ہے۔ جو کھٹمل کے کاٹنے سے جسم میں سرایت کرتا ہے مگر اب یہ تحقیقات بالکل غلط ثابت ہو چکی ہے۔ اور ایک مکھی (سینڈ فلائی) کو مجرم قرار دیا گیا ہے۔ تو کیا ان ظنی تحقیقاتوں سے شریعت کی بات کو جو اٹل ہے رد کیا جائے۔ یہ گستاخی ہے۔ کہ ظنی علم سے یقینی اور اٹل قانون کو توڑا جائے۔ انسانی علم اور عقل بتدریج ترقی کرتا ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ اب ترقی مکمل ہو چکی ہے اور موجودہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا خدام الاحمدیہ کے نام پیغام

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

میں اپنے نوجوان بھائیوں کو صرف اس نکتہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے خدائے علیم و حکیم نے اسلام کے بنیادی مسائل میں ملّی اور تنظیمی شعبہ جات کے سارے پہلوؤں کی طرف اصولی توجہ دلائی ہے۔ کلمہ طیبہ میں ایمان کی تکمیل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور نماز میں تعلق باللہ اور دعا کے پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ میں جماعت کے مالی بوجھوں کو اٹھانے اور غرباء کی امداد کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور روزوں میں صبر و ثبات کے اصول کی تلقین کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ اسلام کا ایک بنیادی رکن حج ہے جو قوم و ملّت میں اس احساس کے پیدا کرنے کیلئے ہے۔ کہ مومن بن کر اور اعمال صالح بجا لا کر اپنی جگہ بیٹھ جانا اور انفرادی زندگی پر اکتفا کرنا کافی نہیں۔ بلکہ مومنوں کو اپنی اجتماعی جدوجہد اور مشورہ جات کیلئے نیز ایک دوسرے کے ساتھ تعارف پیدا کرنے کیلئے کبھی کبھی قومی اجتماعوں کا انتظام بھی کرنا چاہیئے۔ اسی قسم کے اجتماعوں میں سے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی ایک اہم اجتماع ہے جو اپنے اندر بیشمار فوائد اور برکات رکھتا ہے۔ اور گویا خدام کو سال بھر کی مقامی سستیوں کے بعد ان کے اندر زندگی کی نئی روح پھونکنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے نوجوان دوست اور بھائی اس اجتماع کی برکات کے پیش نظر اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کرینگے۔ انہیں اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ ان کی عمریں زندگی کی بہار کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ بیشک چالیس کے بعد کی عمر بالعموم پختگی کی عمر ہوتی ہے۔ اور عمر کی پختگی قومی مشوروں اور قومی کاموں میں بہت بھاری اثر رکھتی ہے۔ لیکن نوجوانی کا زمانہ قوت عملیہ کے لحاظ سے گویا جوبن کا زمانہ ہے جس کے بعد قوت عملیہ کے لحاظ سے عموماً انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے نوجوان بھائیوں اور دوستوں کو اپنی عمر کے اس زرّیں زمانہ کو غنیمت جانتے ہوئے قومی اور ملّی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس الٰہی تحریک کے منشاء کو پورا کرنا چاہیئے کہ:

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملّت شود پیدا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنی فطری قوتوں اور خداداد استعدادوں کو اسکے دین کی خدمت میں لگا کر اسکے سامنے حشر کے میدان میں سُرخرو ہو سکیں آمین یا ارحم الرّاحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد (ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور بڑی لڑکی جمیلہ پروین عرفانی کافی دیر سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار بشیر الدین احمد ساقی صدر کراچی۔ (۲) محترم کرنل ایم عطاء اللہ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کی آنکھ میں ۲ بور کی چھوٹی گولی اچانک لگ گئی ہے۔ ایک اپریشن ہو گیا ہے۔ گولی اب تک نہیں نکل سکی۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد صدیق ایجنٹ المصلح راولپنڈی (۳) میری بچی طاہرہ پروین چودہ دن سے لگاتار میعادی بخار سخت بیمار ہے۔ بزرگان جماعت میری بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ ڈاکٹر رحمت، ہیڈ میڈیکل ڈسپنسری قلعہ سوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ (۴) عاجزہ نجا رشتہ ٹی بی بیمار ہے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ عاجزہ احباب کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست کرتی ہے۔ سلطانہ نرس بیڈ ۱۰ زنانہ ٹی بی وارڈ میو ہسپتال لاہور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق انّک لعلٰی خلقٍ عظیم فرما کر آپ کے اعلیٰ اخلاق کی شہادت دیتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اصل شہادت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے سامنے اخلاق دکھاتا ہے ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ مگر جب خدا کسی کی تعریف کرتا ہے تو اصل تعریف وہی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اور آپ ہی کا وجود با وجود ایسا ہے جو تمام بنی نوع کے لئے نمونہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے فرمایا کان خلقہ القرآن۔ کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔ ایک طرف قرآن کو رکھو اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و افعال کو۔ تو کوئی اختلاف نہ پاؤ گے۔ سبحان اللہ کیسا پاکیزہ وجود تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم وتعلّم (تذکرہ) کہ ہر برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مل سکتی ہے۔ پس مبارک وہ وجود ہے جس نے سکھایا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مبارک وہ وجود جس نے سیکھا یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود۔ قرآن کریم نے یہی ہدایت کی تھی۔ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ کہ اے لوگو اگر تم خدا سے محبت چاہتے ہو۔ تو محمد رسول اللہ کی پیروی کرو خدا کے محبوب ہو جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جو بھی روحانی مرتبہ حاصل کیا وہ محض رسول مقبول صلعم کی متابعت اور پیروی سے حاصل کیا ہے۔ آپکی ایک کتاب تجلیات الٰہیہ ہے۔ اس کے صفحہ ۲۵ پر آپ فرماتے ہیں سارا جہاں میں دنیا کے پہاڑوں کے برابر عمل کرتا تب بھی مجھے کوئی روحانی قرب نہ ملتا۔ اگر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرنے والا اور غلام نہ ہوتا۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی احکام کی بجا آوری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اور رسول اللہ صلعم کی متابعت میں سرمو فرق نہ لائیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا کے انوار کیسے ظاہر ہوتے ہیں۔ تذکرہ میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا۔ کشف کی حالت میں دیکھا کہ فرشتے نور کی مشکیں بھر کر میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ اور فرشتے کہتے ہیں۔ ھٰذہ بما صلّیت علٰی محمّد۔ یہ برکت اس درود کا جو آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور آپ پر درود بہت بڑے انعامات کو دلانے والے ہیں۔ اس کے لئے ترتیب کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر یہ انعامات نہیں مل سکتے۔ احباب انصار اللہ کو بالخصوص اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ قرب الٰہی کے لئے یہ نسخہ بھی آزمائیں۔

(نائب قائد تعلیم و تربیت شعبہ تعلیم و تربیت)

جماعت ہائے احمدیہ محتاط رہیں

حلقہ گوجرانوالہ کے انسپکٹر بیت المال چوہدری عبدالرب صاحب کی ڈائری جس میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کا ریکارڈ اور دفتر سے آمدہ چٹھیاں بھی تھیں۔ گوجرانوالہ میں کہیں گم ہو گئی ہے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ محتاط رہیں تاکہ کوئی دوسرا شخص اس ریکارڈ کے ذریعہ ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کرے۔ (نظارت بیت المال)

رشتہ کی ضرورت

ایک موزوں اور اپنے مخلص احمدی خاندان کی صاحبزادی کے لئے جو اس وقت کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہے ایک موزوں تعلیم یافتہ رشتہ درکار ہے۔ لہٰذا خواہشمند صاحبان معرفت نظارت ہٰذا خط و کتابت کریں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امتحان کتاب فتح اسلام!

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کتاب فتح اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۸ نومبر ۱۹۵۳ء منعقد ہوگا۔ براہ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کے نام معہ داخلہ ۲ آنی کس کے حساب سے ارسال فرمائیں۔ اگر کسی بہن کے پاس یہ کتاب موجود نہ ہو تو دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دے کر منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت ۱۰ آنے ہے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

زکوٰۃ اور اس کی حکمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"زکوٰۃ وہ خرچ ہے۔ جو قرآن کریم میں فرض کیا گیا ہے۔ اور اس کی حکمت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ تمام انسانوں کی دولت دوسرے لوگوں کی مدد سے کمائی جاتی ہے۔ اور اس کمائی میں بہت دفعہ دوسروں کا حق شامل ہوتا ہے۔ جو باوجود انفرادی طور پر دوسروں کا حق ادا کر دینے کے پھر بھی دولتمند کے مال میں باقی رہ جاتا ہے۔ مثلاً ایک مالدار آدمی ایک کان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ کان کے مزدوروں کو ان کی مزدوری پوری طرح ادا بھی کر دے تو بھی وہ جو کچھ ان کو ادا کرتا ہے۔ وہ ان کی مزدوری ہے۔ مگر قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس کان میں حصہ دار تھے۔ کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ دنیا کے سب خزانے تمام بنی نوع انسان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نہ کہ کسی خاص شخص کے لئے۔ پس مزدوری ادا کر دینے کے بعد بھی۔ حق ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا۔ ادا نہیں ہوتا۔ اس کی ادائیگی کی یہ صورت ہو سکتی تھی۔ کہ ان مزدوروں کو کچھ زائد رقم بھی دے دی جائے۔ مگر اس سے بھی وہ حق ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس طرح ان چند مزدوروں کو تو ان کا حق ادا ہو جاتا۔ مگر باقی دنیا بھی تو اس میں حصہ دار تھی۔ ان کا حق ادا ہونے سے رہ جاتا۔

پس اسلام نے یہ حکم دیا۔ کہ اس قسم کی کمائی میں سے کچھ حصہ حکومت کو ادا کیا جائے تاکہ وہ اسے تمام لوگوں پر مشترکہ طور پر خرچ کرے

اسی طرح زمیندار جو زمین میں سے۔ اپنی روزی پیدا کرتا ہے۔ گو اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے۔ مگر وہ اس زمین سے بھی تو فائدہ اٹھاتا ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے بنائی گئی تھی پس اس کی آمد میں سے بھی ایک حصہ حکومت کو قرآن کریم دلواتا ہے۔ تاکہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔

اسی طرح تجارت کرنے والا۔ بظاہر اپنے مال سے تجارت کرتا ہے۔ لیکن اس کی تجارت کا مدار ملکی امن پر ہے۔ اور اس امن کے قیام میں۔ ملک کے ہر شخص کا حصہ ہے۔ پس اس حصہ کو دلانے کے لئے۔ اس کے مال پر بھی اسلام نے زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ تاکہ حکومت کے ذریعہ سے۔ باقی لوگوں کا حق ادا ہو جائے۔ اسی طرح جو شخص مال جمع کرتا ہے۔ اس کے مال جمع کرنے کی وجہ سے دوسرے لوگ اس مال سے نفع حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو اس مال میں ازل سے شریک مقرر کئے گئے تھے پس اس مال پر بھی شریعت نے زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ گو جس وقت وہ مال کمایا گیا تھا۔ اس پر زکوٰۃ دی گئی تھی۔ لیکن پہلی زکوٰۃ تو اس حق کے بدلہ میں تھی۔ جو اس مال میں دوسروں کو حاصل تھا۔ اور دوسری زکوٰۃ اس وجہ سے ہے۔ کہ اس مال کو بند رکھنے کی وجہ سے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیئے گئے

زکوٰۃ کے یہ تمام احکام قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ اور بعض کی تشریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے ہوتی ہے۔ اس جگہ زکوٰۃ کے اس اجمالی حکم کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے۔ جس میں اس حکم کی حکمت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا (توبہ رکوع ۱۳) یعنی تمام ان مومنوں سے۔ جو اسلامی حکومت تلے رہتے ہیں۔ صدقہ لے۔ اس طرح تو ان کے دلوں کو پاک کریگا۔ اور ان کے مالوں کو بھی دوسرے لوگوں کے مالوں کی ملونی سے صاف کر دے گا۔ اور قومی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔ صدقہ سے مراد اس جگہ زکوٰۃ مفروضہ ہے یہ لفظ صدقہ کے علاوہ ان متداول معنوں کے جن معنوں میں کہ یہ اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور بہت سے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جن میں سے ایک زکوٰۃ مفروضہ بھی ہے۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بغیر اس قسم کی زکوٰۃ دینے کے۔ لوگوں کے مال پاک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب تک لوگوں کا حق ادا نہ ہو۔ مال پاک نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مالدار کا تقویٰ مکمل ہو سکتا ہے۔ یہ زکوٰۃ حکومت لیتی ہے۔ اور اسی کی معرفت خرچ ہو سکتی ہے۔ یا حکومت نہ ہو تو اسلامی نظام اس کے وصول کرنے اور خرچ کرنے کا حقدار ہے۔ جیسے کہ خذ یعنی "لے" کے لفظ سے ظاہر ہے۔"

پس ایسے احباب کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ مطابق شریعت اسلامیہ زر زکوٰۃ ادا کر کے حق داروں کو حق پہنچانے والے بنیں۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں ان کے مال میں حصہ دار ہیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ولادت

برادرم نعمت اللہ خاں بلوچ اوورسیر انہار کے ہاں خدا تعالیٰ نے ۱۰ ستمبر ۵۲ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام ظفر اللہ خاں رکھا گیا ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

عبد اللطیف منیر بلوچ متعلم جامعۃ احمدیہ احمد نگر

یوگوسلاویہ کے خلاف امریکہ برطانیہ اور اٹلی کی منظم سازش

یوگوسلاویہ کے نائب وزیر اعظم کا بیان

پیرس ۱۲ اکتوبر۔ ٹریسٹ کے بارے میں اینگلو امریکن تصفیہ کے خلاف اظہار نفرت کرتے ہوئے یوگوسلاویہ کے نائب وزیر اعظم موسیٰ پجادی نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بین الاقوامی معاہدہ صلح کی رو سے امریکہ اور برطانیہ کو ٹریسٹ کے حقوق مالکان حاصل نہ تھے۔ جو انہوں نے اس علاقہ کو بطور تحفہ اٹلی کو دینے کے لیے رکھا ہے۔ اینگلو امریکن فیصلہ غیر مستند۔ غیر آئینی اور یوگوسلاویہ کے لئے ناقابل تسلیم ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے ہم سے مشورہ کئے بغیر اپنا انتداب اٹلی کو منتقل کر دیا ہے۔ آپ نے مذکورہ حکومتوں پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا۔ کہ "زون الف" کو اٹلی کے حوالے کرنے کا فیصلہ عدم میں ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے کا حق پہنچتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے ملک کے خلاف ایک سازش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس قسم کی حرکتیں اصل میں برطانوی سامراج کی جارحانہ دھمکیوں کی آئینہ دار ہیں۔ ہماری حکومت اس فیصلہ کو غیر آئینی اقدام سمجھتے ہوئے زون الف میں اطالوی فوجوں کے داخلہ کو جارحانہ کارروائی سمجھے گی۔

مصری حکومت کے خلاف غیر ملکی عناصر کی سازشیں

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ مصر کی انقلابی کونسل نے وفد پارٹی کے سابق وزیر ابراہیم فراغ کی سزا میں تخفیف کر کے تا عمر قید با مشقت کو پندرہ سالہ قید محض میں تبدیل کر دیا ہے ابراہیم کے خلاف بغاوت کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور یہ ثابت کیا گیا۔ کہ انہوں نے غیر ملکی عناصر سے سازش کر کے موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔ انقلابی کونسل اس سے قبل سابق وزیر اعظم ابراہیم عبد الہادی کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر چکی ہے۔

نجیب کو آرام کی ہدایت

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ اگرچہ صدر نجیب کو جو گذشتہ منگل سے بیمار رہیں۔ بہت افاقہ ہو گیا ہے۔ لیکن ان کے طبی مشیر نے انہیں اسکندریہ کے عسکری ہسپتال سے واپس آ کر قاہرہ میں چند دن اور آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

جاپانی ولی عہد دنیا کے دورے سے واپس آ گئے

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر۔ جاپان کے ولی عہد شہزادہ اکیہیٹو ساڑھے چھ ماہ میں دنیا کے چودہ ممالک کا دورہ کر کے آج ٹوکیو واپس آ گئے۔

برطانیہ پر اپنے عہد سے پھر جانے کا الزام

لندن ۱۲ اکتوبر۔ برطانوی امور خارجہ کے دفتر سے کل رات ایک اعلامیہ جاری کیا گیا۔ جس میں مصر کے قومی راہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم کے اس اعلان کی تردید کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ نہر سویز کے مذاکرات میں اپنے وعدے سے پھر گیا ہے۔ سرکاری کمیونک میں کہا گیا ہے۔ کہ صالح سلیم کا بیان محررہ ۱۰ اکتوبر کسی لحاظ سے درست نہیں۔ برطانوی وفد نے کسی موقعہ پر اپنے وعدوں سے پھرنے کی کوشش نہیں کی۔ سیاسی حلقوں میں اس تردیدی اعلان کو خاص اہمیت دی گئی۔ اور اس اعلان سے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ موجودہ مذاکرات کی نزاکت اور اہمیت سے اچھی طرح آگاہ ہے۔

بھارت میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ بھارتی کمیونسٹوں کی تیسری کانگرس میں شرکت کے لئے برطانوی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکرٹری مسٹر ہیری پولٹ دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں بھارت آئیں گے۔

بھارت میں امریکی سفیر کی مشکلات

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ بھارت میں امریکی سفیر جارج ایلین کوریا کی صورت حال کا مطالعہ کرنے کے لئے بذریعہ طیارہ کل رات ٹوکیو روانہ ہو گئے۔ روانگی سے قبل آپ نے صحافیوں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وہ دہلی میں اپنے فرائض کو بطریق احسن سرانجام دینے کے لئے کوریا کے حالات کا تفصیلی جائزہ لینے جا رہے ہیں۔

وزیر اعظم نے کوٹری بیراج کا معائنہ کیا

حیدر آباد ۱۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم محمد علی نے دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کے ہمراہ آج کوٹری بیراج کا معائنہ کیا۔ وہ دو گھنٹے تک براج کے مختلف حصوں کا معائنہ کرتے رہے۔ کوٹری بیراج پر ۱۲ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اس کی تعمیر کا کام اکتوبر ۱۹۴۹ء میں شروع ہوا تھا۔ اور بیراج آئندہ سال مئی تک کام شروع کر دے گا۔ کوٹری بیراج کے مکمل ہونے کے بعد سندھ کا ۲۸ لاکھ ایکڑ صحرائی علاقہ سیراب ہو گا۔ اور سندھ کی غذائی پیداوار میں ۵ لاکھ ۸۱ ہزار ٹن کا اضافہ ہو گا۔ آج صبح جب وزیر اعظم سکھر سے حیدر آباد پہنچے۔ تو ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ وزیر اعظم جب اسٹیشن سے سرکٹ ہاؤس گئے۔ تو راستے میں ہزاروں آدمیوں نے نعرے لگا کر ان کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم اور ان کی پارٹی نے دوپہر کا کھانا سندھ کے وزیر میر علی نواز تالپور کی قیام گاہ پر کھایا۔ جہاں انہوں نے شاہنامہ فردوسی کی ایک جلد دیکھی۔ یہ خود فردوسی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ انہیں سندھ کے میروں کی بعض یادگار چیزیں بھی دکھائی گئیں۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے آج دو گواہوں کے بیانات قلمبند کئے ان دونوں گواہوں کو مجلس احرار کی طرف سے عدالت میں طلب کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے ملک عطاء محمد خان ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس لاہور پھر شجاع آباد کی شاہی جامع مسجد کے خطیب قاضی احسان احمد کا بیان قلمبند کیا گیا۔ اب تک عدالت کے ۳۳ جلسوں میں ۴۳ گواہوں کے بیانات قلمبند کئے جا چکے ہیں۔ ملک عطاء محمد خان نے عدالت کو بتایا۔ کہ سب سے ایس۔ آئی۔ عبدالکریم نے جن مبینہ لوگوں کو گولی چلا کر ہلاک کیا تھا ان میں سے عبدالعزیز کی موت کے متعلق مختلف تاریخوں کو تحقیقات کی۔ گواہ نے عدالت میں کاغذات پیش کرتے ہوئے کہا کہ عبدالکریم کے خلاف الزامات ثابت نہیں ہوئے۔ گواہ نے عدالت کے سوالات کے جواب میں کہا۔ کہ الزامات صحیح ہو سکتے ہیں۔ مگر ایسی کوئی شہادت نہیں ملی جس سے انہیں ثابت کیا جا سکتا۔ مگر میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ایسا واقعہ ہونا ناممکن نہیں۔ گواہ نے بتایا کہ وہ فسادات کے دوران ملتان ڈویژن میں تھے۔ انہیں انسپکٹر جنرل مسٹر انور علی نے ہدایت کی تھی۔ کہ رضاکاروں کو کسی حالت میں بھی لاہور نہ پہنچنے دیا جائے اور اگر رضاکار آنے کی کوشش کریں۔ تو انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ مگر جو رضاکار کراچی جانا چاہیں۔ انہیں گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے اپنے علاقہ کے افسروں کو بھی ہدایات بھیج دیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے انسپکٹر جنرل سے پوچھا تھا۔ کہ لاہور اور کراچی جانے والے رضاکاروں میں یہ امتیاز کیوں برتا جائے۔

جواب:۔ نہیں۔ حکومت پنجاب کے وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر نون نے کہا۔ کہ جھنگ کے ڈپٹی کمشنر نے رضاکاروں کے متعلق ہدایات کی وضاحت کے لئے ہوم سیکرٹری کو ٹیلیفون کیا۔ ہوم سیکرٹری نے انہیں بتایا۔ کہ ایسی ہدایات غلط ہیں۔ اور رضاکاروں کو کراچی نہ جانے دیا جائے۔ اس پر انہوں نے مجھے ٹیلیفون کیا۔ اور ہوم سیکرٹری کا جواب بتایا۔ پھر میں نے انسپکٹر جنرل کو ٹیلیفون کیا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ان ہدایات کے متعلق کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے۔ اب نئی ہدایات بھیجی جا رہی ہیں۔ مسٹر نون نے کہا۔ کہ مظفر گڑھ کے ڈپٹی کمشنر نے بھی ہدایات کے متعلق استفسار کیا تھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ بعد میں انسپکٹر جنرل نے جو ہدایات جاری کی تھیں۔ ان میں کہا گیا تھا۔ کہ جو رضاکار کراچی جانا چاہیں۔ انہیں قوت کے بل پر بھی روکا جائے۔

نہرو سے انڈونیشی وزیر خارجہ کی ملاقات

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سنارجو نے آج نئی دہلی میں بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ۵۰ منٹ تک ملاقات کی۔

دریائے ستلج رخ تبدیل کر رہا ہے

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ دریائے ستلج آہستہ آہستہ رخ بدل رہا ہے۔ دریا کا رخ بدلنے کی وجہ سے اب تک پاکستانی علاقہ میں ۵ ہزار مربع میل اراضی خراب ہو چکی ہے۔

نہرو کمیونسٹ ہے

جنوبی کوریا کا الزام!

سیئول ۱۲ اکتوبر۔ جنوبی کوریا کی حکومت نے آج الزام لگایا ہے۔ کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو روس کے اثر میں ہیں اور وہ کمیونسٹ ملکوں کے ترجمان بنے ہوئے ہیں۔

مصر کے سابق پولیس افسر کو آج پھانسی دی جائیگی!

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل مصری پولیس کے ایک سابق افسر محمود صابری کو پھانسی دے دی جائے گی محمود صابری کے خلاف برطانیہ کا جاسوس ہونے کا الزام ہے۔ اسے فوجی انقلابی عدالت نے موت کی سزا کا حکم سنایا تھا۔

ایکوڈور کے صدر کو بم سے ہلاک کرنے کی سازش

گوایا کل ۱۲ اکتوبر۔ صدر حکومت ایکوڈور جنرل ویلاسکو ابارا کو بم سے اڑا دینے کی سازش پولیس نے پکڑ لی ہے۔ مخالف جماعت کے تین اراکین گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جمہور نے یہ سازش تیار کی تھی۔ ایک بم ایک سڑک پر پل کے نیچے پایا گیا۔ جو ہوائی مستقر کے راستے میں تھا۔ یہاں سے صدر حکومت گذر کر ہوائی مستقر پر جانے والے تھے۔

وزیر اعظم کا دورہ سندھ

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے فلم ڈویژن نے وزیر اعظم کے دورہ موہن جو دارو۔ اسکھر بیراج اور کوٹڑی بیراج کا فلم لیا ہے جو عنقریب پاکستان اور دوسرے ملکوں میں نمائش کے لئے پیش کیا جائے گا۔

یوگوسلاویہ کے جنگی جہازوں اور تارپیڈو کشتیوں نے ٹریسٹ کو گھیر لیا

بلغراد میں زبردست مظاہرہ۔ امریکی اور برطانوی دفاتر اطلاعات پر حملے

بلغراد ۱۲ اکتوبر: یوگوسلاویہ نے ٹریسٹ کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے لئے آج اپنی بحری اور بری فوج کو ٹریسٹ کے ۱۸۵ میل علاقہ کے چاروں طرف پھیلا دیا ہے یوگوسلاویہ کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ٹریسٹ کے "بی زون" میں جو یوگوسلاویہ کے قبضہ میں ہے۔ بڑی فوجوں کو مزید کمک بھیجی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تارپیڈو کشتیاں اور دو جنگی جہاز اس وقت ٹریسٹ کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں۔ آج بلغراد میں یوگوسلاویہ کے نوجوانوں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ اور امریکی دفتر اطلاعات پر دھاوا بول دیا۔ یہاں ایک امریکی سفارت خانہ کے نمائندے کو ہجوم نے شدید زد و کوب کیا۔ جس پر امریکہ نے یوگوسلاویہ سے احتجاج کیا ہے۔ یوگوسلاویہ کی جنگی تیاریوں کی وجہ سے آج ٹریسٹ میں زبردست بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ لوگ بنکوں سے اپنا تمام سرمایہ نکلوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اتحادی حکام نے ہر حال اب تک کوئی احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کیں۔ "اے زون" میں روزمرہ کی طرح آج بھی پولیس گشت کرتی رہی۔ ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ بلغراد میں مظاہرین نے آج برطانوی دفتر اطلاعات پر حملہ کیا۔ اور کئی کتابوں کو پھاڑ دیا۔

نہرو کے تازہ خط میں کشمیر کا کوئی ذکر نہیں

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو حال ہی میں جو خط بھیجا ہے۔ اس میں کشمیر کا کوئی ذکر نہیں بلکہ اس میں کلکتہ کی بین المملکتی کانفرنس کے فیصلوں کے متعلق بھارت کے نظریات پیش کئے گئے ہیں۔

برطانوی قدامت پسند لیڈروں کو نجیب کا جواب

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ مارگیٹ میں اینگلو مصری تعلقات کے متعلق برطانیہ کی قدامت پسند پارٹی کے لیڈروں نے حال ہی میں جو تقریریں کی تھیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے جمہوریہ مصر کے صدر جنرل نجیب نے کہا ہے۔ کہ ان کی حقیقت سیاسی شعبدہ بازوں سے زیادہ کچھ نہیں جنرل نجیب نے کہا۔ کہ برطانوی قدامت پسند ان تقریروں کے ذریعے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سویز سے برطانوی فوجوں کو جلد ہی نہیں نکالا جائے گا۔ اور اس طرح وہ سوڈان کے انتخابات پر اثر انداز ہونا چاہتے ہیں۔ تاکہ جنوبی سوڈان کے لوگ مصر کی حمایت کرنے سے گریز کریں۔ جنرل نجیب نے کہا ہے۔ کہ مصر برطانیہ کی اس شعبدہ بازی کو کامیاب نہیں ہونے دیگا۔

وزیر اعظم محمد علی انجن ڈرائیور بن گئے

حیدرآباد ۱۲ اکتوبر: وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج ریلوے انجن چلایا۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خان کے ساتھ مسٹر محمد علی حیدرآباد سے اپنی اسپیشل ریل گاڑی کے انجن میں سوار ہوئے۔ وزیر اعظم نے انجن ڈرائیور کی سفید قمیص اور پتلون پہن رکھی تھی۔ مسٹر محمد علی نے حیدرآباد سے کوٹڑی تک انجن چلایا۔ انہوں نے فوٹوگرافروں کی درخواست پر انجن کی ایک کھڑکی میں کھڑے ہو کر تصویریں اتروائیں۔ جب کوٹڑی میں وہ انجن سے اترے۔ تو ایک نامہ نگار نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا وہ واقعی انجن چلا رہے تھے۔ یا وہ صرف انجن میں بیٹھے ہوئے تھے وزیر اعظم نے جواب دیا یقیناً میں انجن چلا رہا تھا۔ اگر تمہاری زندگی کا بیمہ ہو چکا ہوتا۔ تو میں تمہیں بھی انجن میں بلا لیتا۔

جنرل نجیب دنیائے عرب کی تاریخ لکھیں گے

نیویارک ۱۲ اکتوبر: ڈبل ڈے کمپنی کے ترجمان نے ہیرلڈ ٹریبون کے کالم نویس کارٹز کو بتایا۔ کہ آئندہ سال یہاں عربی قوموں کے بارے میں جنرل نجیب کی تصنیف کردہ ایک کتاب شائع ہوگی۔ یہ کتاب دنیائے عرب کے ایک ممتاز رہنما کے مشاہدات کی آئینہ دار ہوگی۔

واشنگٹن ۱۲ اکتوبر: امریکی صدر آئزن ہاور بیمار ہوئے تو ان کے پیٹ میں تشنج کی وجہ سے دورے پڑ رہے تھے۔ اس لئے آج وہ گرجا گھر نہ جا سکے۔

تخیلوں بے کار فلسفیانہ خیال آرائیوں کی متحمل نہیں ہوتیں۔ حالانکہ آپ نے خود ہی یہ اصول مقرر کیا تھا۔ کہ کسی کا بڑا تعلیم یافتہ ہونا اس کے عقیدے کی سچائی کا معیار نہیں ہے۔

پھر اس امر کو کہ چوہدری صاحب نے دین کے افہام و تفہیم کے لئے اپنے ایک عزیز کے نام مکتوب میں سادہ اور براہ راست انداز اختیار کیا ہے۔ اور اس حقانیت کو جو اس میں بیان کی گئی ہے۔ تبصرہ نگار محض اپنے تجاہل عارفانہ کی نذر کر دینا چاہتے ہیں اور فرماتے ہیں:۔

"لہٰذا اسلام کی عمومی تعلیم کے متعلق جو کچھ چوہدری صاحب نے لکھا ہے اسے صرف نظر کر کے . . . . ."

گویا آپ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ چوہدری صاحب نے اسلام کی عمومی تعلیم کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ گو وہ ان کے مبالغہ آمیز معیار ادب پر پورا نہ اترتا ہو۔ مگر ہے بالکل درست اور صحیح۔ مگر ہم مخالفت برائے مخالفت ضرور کریں گے۔ چنانچہ اسی "نحن کل واد یہیمون" کے جذبہ کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت فصیح و بلیغ شعر پر ناک بھوں چڑھائی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ آپ نے اس بیکار تخیل آمیز شاعری کے ماحول میں اپنی ذہنیت کی پرورش کی ہے۔ جس نے قوم کے ننانوے فیصدی نوجوانوں کی قوت عمل کو شل کر کے رکھ دیا ہے جو۔

محفل میں خوب گاتے ہیں جوش عمل کے گیت
گھر جا کے لیٹ جاتے ہیں آرام کرتے ہیں

علامہ اقبال مرحوم حالات سے مجبور ہو کر افسوس ہے اس پر خود عمل نہ کر سکے۔ شیخ عبدالقادر مرحوم کے نام ایک قطعہ میں کیا خوب فرمایا ہے۔ ع

جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں انہیں مذاق سخن نہیں ہے۔

ذیل میں ہم طلوع اسلام کے اسی شمارہ سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں۔ جو چوہدری صاحب مندرجہ بالا اعتراض کا خود طلوع اسلام والوں ہی کے الفاظ میں جواب با صواب ہے۔

"سب سے پہلے تو یہ دیکھئے کہ "طلوع اسلام" ہے کیا؟ طلوع اسلام کوئی تفریحی رسالہ نہیں کہ اس میں وہ باتیں شائع ہوں جس سے لوگوں کی طبیعت خوش ہو جائے نہ ہی اس سے مقصود "شاعری" ہے کہ وہ جذبات میں بہہ جانے والے عوام کو کبھی تخیلات کی اس وادی میں لے جائے۔ اور کبھی تصورات کے اس میدان میں۔ نہ ہی اس کے پیش نظر تجارت ہے کہ یہ اپنے ہاں وہی "مال" رکھے جس کی بازار میں مانگ ہے۔ اور اس امر کا ہمیشہ خیال رکھے۔ کہ زیادہ سے زیادہ گاہکوں کا رجحان کس طرف ہے

طلوع اسلام اپنے سامنے ایک متعین نصب العین رکھتا ہے۔ اور اس کا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اٹھتا ہے۔ اس کی دعوت بھی یہی ہے۔ کہ جو لوگ اس نصب العین پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اس منزل کو اپنی منزل سمجھتے ہیں۔ وہ اس سفر میں اس کے رفیق بن جائیں۔ تاکہ اس طرح راستہ آسانی سے کٹ جائے۔ اسے جس قدر زیادہ سے زیادہ رفقائے سفر مل سکیں۔ ان کے لئے اس کے دیدہ و دل فرش راہ ہیں۔ لیکن اگر اس راہ سے اسے کوئی رفیق بھی نہیں ملتا۔ تو یہ اپنی راہ چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار نہیں کر سکتا۔ محض اس بنا پر کہ اس راہ پر لوگوں کا جم غفیر چل رہا ہے۔ لہٰذا اگر طلوع اسلام کو اس کا اطمینان ہے کہ اس کا قدم اپنے راستے پر ٹھیک اٹھ رہا ہے۔ تو اسے اس سے قطعاً "غرض نہیں ہے" کہ اس کی مقبولیت کم ہو رہی ہے یا زیادہ اور لوگوں کی نگاہ میں اس کا وقار بڑھ رہا ہے یا گر رہا ہے۔ اسے دیکھنا صرف یہ ہے کہ اس کا قدم اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہے یا نہیں"۔

اس عبارت میں "طلوع اسلام" کی جگہ "چوہدری محمد ظفر اللہ خان" یا "احمدیت" پڑھ لیجئے۔ باقی تبصرہ نگار نے احمدیت کے عقائد پر جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کے متعلق ہم فی الحال آپ کے اضافہ علم کے لئے صرف اتنا عرض کر دیتے ہیں۔ کہ احمدیت کے بنیادی عقائد کی بنیاد سراسر قرآن کریم کی ٹھوس اصل پر ہے۔ اور یہ حقیقت آپ پر واضح نہیں ہو سکتی۔ جب تک خالی الذہن ہو کر آپ اس امر پر غور فرمانے کی کوشش نہ کریں گے۔ اس کی ہم مزید وضاحت پھر کبھی کریں گے انشاء اللہ۔

ایرانی ریلوے کے علاقوں میں مارشل لاء کا نفاذ

تہران ۱۲ اکتوبر۔ جنرل زاہدی کی حکومت نے ریلوے کے تمام علاقوں میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کے مقدمے کی سماعت کے لئے جو عدالت بٹھائی گئی ہے۔ اس کے صدر جج کو ان علاقوں کا نگران مقرر کیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع سے جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ریلوے کے علاقوں میں مارشل لاء کے نفاذ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ریلوے لائنوں اور اسٹیشنوں کو توڑ پھوڑ سے محفوظ رکھا جائے۔ اور ایران میں ریلوں کا نظام درہم برہم نہ ہونے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

مسٹر عبد الحی مجسٹریٹ کا بیان

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ پنجاب کے فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں کل اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس عبد الکریم کی طرف سے چوک بھگوان بازار میں گولی چلانے کے متعلق سترہ شہادتیں قلمبند کی گئیں۔ مسٹر عبد الحی مجسٹریٹ کو علاقہ مذکور پر متعین کیا گیا تھا۔ — چودھری اسد اللہ خاں وکیل صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی جرح پر انہوں نے کہا کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک عام جلسے میں کہا تھا۔ کہ مجلس احرار پاکستان کے قیام کے خلاف تھی۔ اور اب جبکہ پاکستان بن چکا ہے۔ ہم اسے اسی طرح منظور کرتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کسی رنڈی کو گھر میں ڈال لیتا ہے۔

مسٹر عبد الحی مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ مجھے وہ الفاظ یاد ہیں۔ جو مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے استعمال کئے تھے۔ یہ الفاظ بڑے فحش تھے۔ انہوں نے الفاظ "زن بازاری" استعمال کئے تھے۔ یوم مطالبات پر ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء کو یہ تقریر دہلی دروازے کے باہر کی گئی تھی۔ میں اس جلسہ میں ڈیوٹی پر تھا۔ جس میں سید فیض الحسن علامہ علاؤ الدین صدیقی اور مولانا احمد علی نیز دیگر آدمیوں نے تقریریں کی تھیں۔ گواہ نے کہا۔ کہ مولانا احمد علی کی تقریر خالص مذہبی تھی۔ مگر علامہ علاؤ الدین صدیقی اور دیگر مقررین کی تقریریں اشتعال انگیز تھیں۔ مسٹر مظہر علی اظہر نے مجلس احرار کی طرف سے جب ایک سوال کیا۔ تو مسٹر عبد الحی نے کہا۔ کہ میں نے کوئی تحریری رپورٹ کسی اعلیٰ افسر کو نہیں دی تھی۔ میں نے مسٹر ایس۔ ایس جعفری کو جو اس وقت ڈپٹی کمشنر تھے۔ عام تقریر و جلسہ کا رخ اور طرز بیان بتا دیا تھا (روزنامہ تعمیر مورخہ ۱۳ اکتوبر)

پنجاب مسٹر محمد علی کی حمایت کرے گا

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ پاکستان لیگ کونسل کے اجلاس میں پنجاب مسلم لیگ صدارت کے لئے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو منتخب کرنے کی حمایت کرے گی۔ یہ فیصلہ یہاں پنجاب کی شہر اور ضلع مسلم لیگیوں کے صدر۔ سیکرٹریوں اور صوبائی وزراء کے ایک مشترکہ جلسے میں کیا گیا ہے۔

کراچی میں بھارتی افسروں کی بات چیت

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ بھارتی حکومت کے دو افسروں مسٹر زکریا اور مسٹر یاما رام نے دعویٰ کے مرکزی ادارے کی کارکردگی کو بھارت و پاکستان میں بہتر بنانے کے متعلق حکومت پاکستان کے افسروں سے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔ بات چیت کل بھی جاری رہے گی۔ دونوں افسر ۱۱ اکتوبر کو کراچی آئے۔ مذکورہ ادارہ صوبائی حکومتوں و لوکل باڈیز کے ملازمین کی پنشن پراویڈنٹ فنڈ۔ تنخواہ یا تنخواہ کے بقایوں سے متعلق دعویٰ رجسٹر کرتا ہے۔

کلکتہ کے جلسہ میں بم پھینک دیا گیا

کلکتہ ۱۲ اکتوبر۔ یہاں یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ ہال کے ایک اجتماع میں کسی نے بم پھینک دیا۔ جس سے ۱۲ آدمی زخمی ہو گئے۔

کراچی کے طلباء نے "خلیفات" نامی چوٹی کو سر کر لیا

کوئٹہ ۱۲ اکتوبر۔ کراچی کے طلباء کی ایک جماعت نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے زیارت کے قریب خلیفات نامی چوٹی کو جو ۱۱ ہزار ۴ سو ۴۰ فٹ بلند ہے فتح کر لیا ہے۔ اس جماعت کے لیڈر سلیم الحق نے بتایا۔ کہ ان کی جماعت میں صرف ایس۔ ایم کالج کے طلباء تھے۔ ہم کے ممبر آخری کیمپ سے ۹ اکتوبر کو شام کے ۴ بجے روانہ ہوئے۔ اور چوٹی پر ۹ بج کر دس منٹ پر جا پہنچے۔ سب سے پہلے اشفاق علی پہنچے۔ انہوں نے پاکستان کا پرچم لہرایا۔ اور چوٹی پر کھڑے ہو کر اذان دی۔ اشفاق علی دوسرے دن کیمپ میں واپس پہنچے۔ راستہ میں وہ ایک غار میں گر گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ وہ ایک چیتے کے حملے سے بھی بال بال بچے۔ ہم کے ممبر زیارت پہنچ گئے ہیں۔ اب یہ لوگ پاکستان اور افغانستان کی سرحد کے قریب سفید کوہ کی ایک چوٹی کو سر کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

افغانستان اور پاکستان کے تعلقات خراب ہو جانے کا اندیشہ

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ قاہرہ کے اخبار ڈیوٹش اورینٹ زیٹنگ "نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں افغانستان اور پاکستان کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "سردار داؤد خاں وزیر دفاع کی حیثیت سے پختونستان کے بہت زیادہ حامی تھے۔ اور اب وزیر اعظم کی حیثیت سے اس مسئلہ پر ان کے خیالات زیادہ سخت ہوں گے یہ بات زیادہ افسوسناک ہو گی۔ کیونکہ پاکستان نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کہ افغانستان کے ساتھ اس کے رویہ کو غیر دوستانہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ اس کے باوجود افغانستان نے پاکستان کے پشتو بولنے والے شمال مغربی قبائل کے بارے میں اپنا پراپیگنڈا ترک نہیں کیا۔